سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ — سورۂ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اس کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اٰیاتہا ۱۱ — رکوعاتہا ۲ — گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع ہیں۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ

جب آئیں تیرے پاس منافق کہیں ہم قائل ہیں تو رسول ہے اللہ کا ف۱ اور اللہ جانتا ہے کہ تو اُس کا رسول ہے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں ف۲ انہوں نے رکھا ہے اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر ف۳ پھر روکتے ہیں اللہ کی راہ سے

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

یہ لوگ برے کام ہیں جو کر رہے ہیں ف۴ یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پھر مہر لگ گئی اُن کے دل پر سو وہ اب

يَفْقَهُوْنَ ۝۳ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

کچھ نہیں سمجھتے ف۵ اور جب تو دیکھے اُن کو تو اچھے لگیں تجھ کو ان کے ڈیل اور اگر بات کہیں سنے تو اُنکی بات ف۶ کیسے ہیں جیسے کہ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ

لکڑی لگا دی دیوار سے ف۷ جو کوئی چیخے جانیں ہم ہی پر بلا آئی ف۸ وہی ہیں دشمن اُن سے بچتا رہ ف۹ گردن مارے انکی اللہ

اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ

کہاں سے پھرے جاتے ہیں ف۱۰ اور جب کہیے ان کو آؤ معاف کرادے تم کو رسول اللہ کا مٹکاتے ہیں اپنے سر اور

رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

تو دیکھے کہ وہ رکتے ہیں اور وہ غرور کرتے ہیں ف۱۱

(۱) یعنی ہم دل سے اعتقاد رکھتے ہیں آپ کے رسول ہونے پر۔

(۲) منافقین کے کذب پر اللہ کی گواہی | یعنی جھوٹ کہتے ہیں کہ اُن کو دل سے اعتقاد ہے۔ واقع میں وہ آپ کی رسالت کے قائل نہیں محض اپنی اغراض کے پیش نظر زبان سے باتیں بناتے ہیں اور دل میں سمجھتے ہیں کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پھر اسی ایک بات پر کیا منحصر ہے جھوٹ بولنا ان کی امتیازی خصلت اور شعار بن چکا ہے۔ بات بات میں کذب و دروغ سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی سورۃ میں ایک واقعہ کا ذکر آیا چاہتا ہے جس میں انہوں نے صریح جھوٹ بولا، اور اللہ نے آسمان سے اُن کی تکذیب کی۔

(۳) منافقین کی جھوٹی قسمیں | یعنی جھوٹی قسمیں کھا لیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور مجاہدین اسلام کے ہاتھوں سے اپنی جان و مال محفوظ

Surah Al-Munafiqun
Brought To You By www.e-iqra.info

رکھنے کے لیے ان ہی قسموں کی آڑ پکڑتے ہیں۔ جہاں کوئی بات قابلِ گرفت اُن سے سرزد ہوئی اور مسلمانوں کی طرف سے مواخذہ کا خوف ہوا، فوراً جھوٹی قسمیں کھا کر بری ہو گئے۔

(۴) **اللہ کی راہ سے روکتے ہیں** یعنی اسلام اور مسلمانوں کی نسبت طعن و تشنیع اور عیب جوئی کر کے دوسروں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور لوگ ان کو بظاہر مسلمان دیکھ کر دھوکا کھا جاتے ہیں، تو ان کی جھوٹی قسموں کا ضرر و فساد ان ہی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ دوسروں تک متعدی ہوتا ہے اس سے بڑھ کر بُرا کام اور کیا ہوگا لیکن ایک شخص جب تک بظاہر ضروریات دین کا اقرار کرتا ہے خواہ جھوٹ اور فریب ہی سے کیوں نہ ہو، اسلام اُس کے قتل کی اجازت نہیں دیتا)۔

(۵) **منافقین کے قلوب پر مُہر** یعنی زبان سے ایمان لائے، دل سے منکر رہے، اور مدعی ایمان ہو کر کافروں جیسے کام کیے اس بے ایمانی اور انتہائی فریب و دغا کا اثر یہ ہوا کہ انکے دلوں پر مہر لگ گئی۔ جن میں ایمان و خیر اور حق و صداقت کے سرایت کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں رہی ظاہر ہے کہ اب اس حالت پر پہنچ کر اُن سے سمجھنے کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ جب آدمی کا قلب اُس کی بدکاریوں اور بے ایمانیوں سے بالکل مسخ ہو جائے پھر نیک و بد کے سمجھنے کی صلاحیت کہاں باقی رہے گی۔

(۶) **منافقین کا ظاہر و باطن** یعنی دل تو مسخ ہو چکے ہیں، لیکن جسم دیکھو تو بہت ڈیل ڈول کے، چکنے چپڑے، بات کریں تو بہت فصاحت اور چرب زبانی سے، نہایت پختہ دار، کہ خواہ مخواہ سننے والا اُدھر متوجہ ہو۔ اور کلام کی ظاہری سطح دیکھ کر قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ کسی نے خوب کہا ہے
از بروں چوں گور کافر پر خلل ۔۔ واندروں قہر خدائے عزوجل۔ از بروں طعنہ زنی بر بایزید ۔۔ واز درونت ننگ میدارد یزید۔

(۷) **دیوار سے لگی خشک لکڑی کی مثال** خشک اور بیکار لکڑی جو دیوار سے لگا کر کھڑی کر دیجائے محض بے جان اور لایعقل، دیکھنے میں کتنی موٹی، مگر ایک منٹ بھی بدون سہارے کے کھڑی نہیں رہ سکتی۔ ہاں ضرورت پڑے تو جلانے کے کام آ سکتی ہے۔ یہ ہی حال ان لوگوں کا ہے۔ ان کے موٹے فربہ جسم، اور تن و توش سب ظاہری خول ہیں، اندر سے خالی اور بے جان، محض دوزخ کا ایندھن بننے کے لائق۔

(۸) **منافقین کی بُزدلی** یعنی بزدل، نامرد، ڈرپوک، ذرا کہیں شور و غل ہو تو دل دہل جائے۔ سمجھیں کہ ہم ہی پر کوئی بلا آئی۔ سنگین جرموں اور بے ایمانیوں کی وجہ سے ہر وقت ان کے دل میں دغدغہ لگا رہتا ہے کہ دیکھیے کہیں ہماری دغابازیوں کا پردہ تو چاک نہیں ہو گیا۔ یا ہماری حرکات کی پاداش میں کوئی افتاد تو پڑنے والی نہیں۔

(۹) یعنی بڑے خطرناک دشمن یہ ہی ہیں ان کی چالوں سے ہوشیار رہو۔

(۱۰) یعنی ایمان کا اظہار کر کے یہ بے ایمانی، اور حق و صداقت کی روشنی آ چکنے کے بعد یہ ظلمت پسندی کس قدر عجیب ہے۔

(۱۱) **توبہ سے اعراض اور تکبر** بعض دفعہ جب ان منافقوں کی کوئی شرارت صاف طور پر کھل جاتی اور کذب و خیانت کا پردہ فاش ہو جاتا تو لوگ کہتے کہ (اب بھی وقت نہیں گیا) آؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے اپنا قصور معاف کرالو۔ حضور کے استغفار کی برکت سے حق تعالیٰ تمہاری خطا معاف فرما دیگا، تو غرور و تکبر سے اس پر آمادہ نہ ہوتے اور بے پروائی سے گردن ہلا کر اور سر مٹکا کر رہ جاتے۔ بلکہ بعض بدبخت صاف کہہ دیتے کہ ہم کو رسول اللہ کے استغفار کی ضرورت نہیں۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

برابر ہے اُن پر تو معافی چاہے اُن کی یا نہ معافی چاہے ہرگز نہ معاف کریگا اُن کو اللہ بیشک اللہ راہ نہیں دیتا

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝٦ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ

نافرمان لوگوں کو ۱۲ وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے یہاں تک

Surah Al-Munafiqun
Brought To You By www.e-iqra.info

يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ

کہ متفرق ہو جائیں ف۱۳ اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے و لیکن منافق نہیں سمجھتے ف۱۴ کہتے ہیں البتہ اگر

رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ

ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دیگا جس کا زور ہے وہاں سے کمزور[1] لوگوں کو اور زور تو اللہ کا ہے اور اُس کے رسول کا اور

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ

ایمان والوں کا لیکن منافق نہیں جانتے ف۱۵ اے ایمان والو غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَاَنْفِقُوْا

اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں ف۱۶ اور خرچ کرو

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ

کچھ ہمارا دیا ہوا اُس سے پہلے کہ آ پہنچے تم میں کسی کو موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ

مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جب آ پہنچا اُس کا وعدہ ف۱۷

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع

اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو ف۱۸

(۱۲) ان منافقین کے لئے معافی نہیں | یعنی ممکن ہے آپ غایت رحمت و شفقت سے ان کے لیے بحالتِ موجودہ معافی طلب کریں مگر اللہ کسی صورت سے ان کو معاف کرنے والا نہیں، اور نہ ایسے نافرمانوں کو اُس کے ہاں سے ہدایت کی توفیق ملتی ہے۔ اس طرح کی ایک آیت سورۂ "براءۃ" میں آچکی ہے۔ وہاں کے فوائد دیکھ لیے جائیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی کی شرارت | ایک سفر میں دو شخص لڑ پڑے ایک مہاجرین میں کا اور ایک انصار کا۔ دونوں نے اپنی حمایت کے لیے اپنی جماعت کو پکارا جس پر خاصا ہنگامہ ہو گیا۔ یہ خبر رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کو پہنچی کہنے لگا اگر ہم ان (مہاجرین) کو اپنے شہر میں جگہ نہ دیتے تو ہم سے مقابلہ کیوں کرتے تم ہی خبرگیری کرتے ہو تو یہ لوگ رسول کے ساتھ جمع رہتے ہیں، خبرگیری چھوڑ دو۔ ابھی خرچ سے تنگ آکر متفرق ہو جائیں، اور سب مجمع بچھڑ جائے۔ یہ بھی کہا کہ اس سفر سے واپس ہو کر ہم مدینہ پہنچیں تو جس کا اس شہر میں زور و اقتدار ہے، چاہیئے ذلیل بے قدروں کو نکال دے (یعنی ہم جو معزز لوگ ہیں ذلیل مسلمانوں کو نکال دیں گے) ایک صحابی زید بن ارقم نے یہ باتیں سُن کر حضرتؐ کے پاس نقل کر دیں آپ نے عبداللہ بن اُبی وغیرہ کو بلا کر تحقیق کی تو قسمیں کھا گئے کہ زید بن ارقمؓ نے ہماری دشمنی سے جھوٹ کہہ دیا ہے۔ لوگ زید پر آوازے کسنے لگے۔ وہ بیچارے سخت محجوب اور نادم تھے۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔ حضور نے زید کو فرمایا کہ اللہ نے تجھے سچا کیا۔

(۱۴) زمین کے سارے خزانوں کا مالک اللہ ہے | یعنی احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ تمام آسمان و زمین کے خزانوں کا مالک تو اللہ ہے کیا جو لوگ خالص اس کی رضا جوئی کے لیے اُس کے پیغمبر کی خدمت میں رہتے ہیں وہ اُن کو بھوکوں مار دے گا، اور لوگ اگر اُن کی امداد بند کر لینگے تو وہ بھی اپنی روزی کے

[1] ذلیل۔

Surah Al-Munafiqun
Brought To You By www.e-iqra.info

سب دروازے بند کرلیگا ؟ سچ تو یہ ہے کہ جو بندے ان اللہ والوں پر خرچ کر رہے ہیں وہ بھی اللہ ہی کراتا ہے۔ اُس کی توفیق نہ ہو تو نیک کام میں کوئی ایک پیسہ خرچ نہ کرسکے۔

(۱۵) **عزّت اللہ، اُس کے رسولؐ اور مومنوں کے لیے ہے** یعنی منافق یہ نہیں جانتے کہ زور آور اور عزت والا کون ہے۔ یاد رکھو اصلی اور ذاتی عزت تو اللہ کی ہے اس کے بعد اسی سے تعلق رکھنے کی بدولت درجہ بدرجہ رسول کی اور ایمان والوں کی۔ روایات میں ہے کہ عبداللہ بن اُبیّ کے وہ الفاظ (کہ عزت والا ذلیل کو نکال دیگا) جب اُس کے بیٹے حضرت عبداللہ ابن عبداللہ کو پہنچے (جو مخلص مسلمان تھے) تو باپ کے سامنے تلوار لے کر کھڑے ہوگئے۔ بولے جب تک اقرار نہ کرلیگا کہ رسول اللہ عزت والے ہیں اور تو ذلیل ہے۔ زندہ نہ چھوڑونگا اور نہ مدینہ میں گھسنے دونگا۔ آخر اقرار کرا کر چھوڑا۔ رضی اللہ عنہ۔ منافقین کی توبیخ و تقبیح کے بعد آگے مومنین کو چند ہدایات کی گئی ہیں۔ یعنی تم دنیا میں پھنس کر اللہ کی طاعت اور آخرت کی یاد سے غافل نہ ہوجانا جس طرح یہ لوگ ہوگئے ہیں۔

(۱۶) **مال و اولاد کی وجہ سے غفلت میں نہ پڑو** یعنی آدمی کے لیے بڑے خسارے اور ٹوٹے کی بات ہے کہ باقی کو چھوڑ کر فانی میں مشغول ہو اور اعلیٰ سے ہٹ کر ادنیٰ میں پھنس جائے۔ مال و اولاد وہ ہی اچھی ہے جو اللہ کی یاد اور اس کی عبادت سے غافل نہ کرے۔ اگر ان دھندوں میں پڑ کر خدا کی یاد سے غافل ہوگیا تو آخرت بھی کھوئی اور دنیا میں قلبی سکون و اطمینان نصیب نہ ہوا۔ "وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى"

(۱۷) **موت سے پہلے انفاق کرلو** یہ شاید منافقوں کے قول لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ الخ کا جواب ہوا، کہ خرچ کرنے میں خود تمہارا بھلا ہے جو کچھ صدقہ خیرات کرنا ہے جلدی کرو، ورنہ موت سر پر آپہنچے گی تو پچتاؤ گے کہ ہم نے کیوں خدا کے راستہ میں خرچ نہ کیا۔ اس وقت (موت کے قریب) بخیل تمنا کرے گا کہ اے پروردگار! چند روز اور میری موت کو ملتوی کردیتے، کہ میں خوب صدقہ خیرات کرکے اور نیک بن کر حاضر ہوتا۔ لیکن وہاں التواء کیسا؟ جس شخص کی جس قدر عمر لکھ دی اور جو میعاد مقرر کردی ہے، اس کے پورا ہوجانے پر ایک لمحہ کی ڈھیل اور تاخیر نہیں ہوسکتی (تنبیہ) ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ وہ اس تمنیٰ کو قیامت کے دن پر حمل کرتے ہیں۔ یعنی محشر میں یہ آرزو کرے گا کہ کاش مجھے پھر دنیا کی طرف تھوڑی مدت کے لیے لوٹا دیا جائے تو خوب صدقہ کرکے اور نیک بن کر آؤں۔

(۱۸) اُس کو یہ بھی خبر ہے کہ اگر بالفرض تمہاری موت ملتوی کردی جائے یا محشر سے پھر دنیا کی طرف واپس کریں، تب تم کیسے عمل کروگے۔ وہ سب کی اندرونی استعدادوں کو جانتا ہے اور سب کے ظاہری و باطنی اعمال سے پوری طرح خبردار ہے۔ اُسی کے موافق ہر ایک سے معاملہ کرے گا۔

(تم سورۃ المنافقون وللہ الحمد والمنہ)

Surah Al-Munafiqun
Brought To You By www.e-iqra.info